تاریخ فقہ میں

ہدایہ و صاحبِ ہدایہ کا مقام

پروفیسر محمد طاہر القادری

مرکزی ادارۂ منہاج القرآن
۳۶۵۔ ایم ماڈل ٹاؤن (توسیعی سکیم) ۔ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

تاریخِ فقہ میں

ہدایہ و صاحبِ ہدایہ

کا مقام

پروفیسر محمد طاہر القادری

مرکزی ادارۂ منہاج القرآن

۳۶۵ ۔ ایم ماڈل ٹاؤن (توسیعی سکیم) ۔ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب ——— تاریخِ فقہ میں ہدایہ و صاحبِ ہدایہ کا مقام
تصنیف ——— پروفیسر محمد طاہر القادری
اشاعت اوّل ——— اپریل ۱۹۸۵ء
تعداد ——— ایک ہزار
مطبع ——— اردو آرٹ پریس لاہور
اشاعت دوئم ——— فروری ۱۹۸۶ء
تعداد ——— چار ہزار

نوٹ

پروفیسر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات کی ریکارڈ شدہ کیسٹوں کی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے مرکزی ادارہ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

مولای صلّ وسلّم دائما أبدا

علی حبیبک خیر الخلق کلّهم

محمّد سیّد الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

Marfat.com

Marfat.com

تاریخِ فقہ میں
ہدایہ و صاحبِ ہدایہ
کا مقام

نظامی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المرغینانی جو صاحب ہدایہ کے لقب سے معروف ہیں اطراف واکنافِ عالم میں انتہائی قدر و منزلت اور مسلّمہ حیثیت کے حامل فقیہہ کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آپ اپنے علمی تجربہ اور فقہی ثقاہت وبصیرت کی بنا پر متاخرین علماءِ احناف میں سرخیل کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فقہ و قانون کی دنیا میں بڑی نادر الوجود اور شاہکار تصانیف بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ جو اپنے استناد اور افادیت کی وجہ سے کوئی نظیر نہیں رکھتیں لیکن فقہ حنفی کی شہرۂ آفاق کتاب "الھدایہ" نے آپ کی علمی عظمت وجلالت کو ایسی لازوال حیثیت عطا کردی ہے کہ عوام وخواص آج تک المرغینانی کو ان کے اصل نام کے بجائے ان کی کتاب "الہدایہ" کی نسبت سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کا اصل نام بُرہان الدّین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل بن الخلیل بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی المعروف بصاحب الہدایہ ہے۔ آپ کا مولد و مسکن مرغینان ہے۔ جو ماوراء النہر کے علاقے میں واقع ولایتِ فرغانہ کا ایک شہر ہے۔ وادئ فرغانہ میں سے ایک رُوسی دریا آبِ سیحون گزرتا ہے اور یہ شہر

Marfat.com

مرغینان، اس کے جنوب میں واقع ہے۔

(دائرۃ المعارف ج ۱۵ ص ۲۷۷)

(دائرۃ المعارف محمد فرید وجدی ج ۸ ص ۷۵۹)

صاحب ہدایہ اسی شہر کی نسبت سے مرغینانی کہلاتے ہیں۔ آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں سے ہیں۔

مرغینانی کی ولادت ۵۱۱ھ میں ماہ رجب کی ۸ تاریخ کو بروز پیر بعد نماز عصر ہوئی۔

(مقدمۃ الہدایہ۔ لکھنوی ص ۱)

بعض علماء نے مرغینانی کا سن ولادت ۵۳۰ھ/۱۱۳۵ء بھی بیان کیا ہے

(الاعلام، خیر الدین الزرکلی ج ۵ ص ۷۳)

جب کہ عمر رضا الکحالہ صاحب معجم المؤلفین اور بعض دیگر علماء مرغینانی کے سن ولادت کے بارے میں خاموش ہیں۔ ان کی وفات ۵۹۳ھ/۱۱۹۷ء میں مورخہ ۱۴ ذی الحجہ منگل کی شب کو ہوئی۔ سن وفات پر اکثر محققین کا اتفاق ہے۔ بعض نے ۵۹۶ھ بھی بیان کیا ہے۔ مرغینانی کا مزار سمرقند کے ایک مقبرہ کے نزدیک ہے۔ جس میں تقریباً ۴۰۰ ایسے افراد مدفون ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام محمد ہے۔

(مقدمۃ الہدایہ۔ لکھنوی ص ۱)

مرغینانی نے ۵۴۴ھ میں حج اور زیارت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حاصل کیا۔ انہوں نے اپنی تمام تر تعلیم مرغینان کے علاوہ دیگر بلادِ اسلامیہ کی سیاحت کے دوران حاصل کی۔ اس زمانے تک مسلمانوں کے ہاں تحصیل علم کا یہی طریقہ عام طور پر مروّج تھا۔ مسلم فنِ تعلیم کی تقریباً ہر کتاب میں،

Marfat.com

"رحلۃ لطلب العلم" (تحصیلِ علم کی غرض سے سفر) کے موضوع پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اس زمانے میں تعلیم، تعلیمی سفر کے بغیر مکمل نہ سمجھی جاتی تھی۔ مشہور اساتذہ سے درس و استفادہ علمی کمال کے لئے ضروری سمجھا جاتا تھا

یہاں تک کہ مسلم صوفیاء کے نزدیک بھی روحانی تربیت کے لئے سفر انتہائی اہمیت کا حامل تصور کیا جاتا رہا ہے اور جلیل القدر علماء و مشائخ اپنی تعلیم و تربیت کی تکمیل کے لئے زندگی کا بیشتر حصہ سفر و سیاحت میں صرف کرتے رہے ہیں۔ مرغینانی نے اپنے والد سے بھی تعلیم حاصل کی تھی۔ ان کے علاوہ انہوں نے جن اساتذہ کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ ان میں سے چند کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔ نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد بن احمد النسفی (م ۵۳۷ھ/ ۱۱۴۲-۱۱۴۳ء) انہوں نے عقائد کے موضوع پر ایک رسالہ لکھا تھا جس کی شرح علامہ تفتازانی نے "شرح العقائد النسفیہ" کے نام سے تصنیف کی جو مدارسِ نظامیہ کے نصاب میں شامل ہے۔

۲۔ حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ (م ۵۳۶ھ/ ۱۱۴۱-۱۱۴۲ء) یہ "الصدر الشہید" کے لقب سے معروف ہیں۔

۳۔ ابوعمر عثمان بن علی البیکندی (م ۵۵۲/ ۱۱۵۷ء) یہ شمس الائمہ سرخسی کے شاگرد تھے جو فقہ حنفی کی معروف کتاب "المبسوط" کے مصنف ہیں۔ المبسوط ۳۰ مجلدات پر مشتمل ہے اور انتہائی اہم و مستند ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔

۴۔ ضیاء الدین ابو محمد صاعد بن اسعد۔ مرغینانی نے ان سے جامع الترمذی

Marfat.com

جس کا شمار کتب صحاح ستہ میں ہوتا ہے، پڑھی تھی۔

۵۔ ظاہر الدین ابو المحاسن الحسن بن علی بن عبد العزیز بن عبد الرزاق المرغینانی۔

۶۔ بہاؤ الدین علی بن محمد اسماعیل الاسبیجابی (م ۵۳۵ھ)

۷۔ ضیاء الدین محمد بن الحسین النسیدیجی۔ یہ امام علاؤ الدین سمرقندی کے شاگرد ہیں۔

۸۔ قوام الدین احمد بن عبد الرشید البخاری۔ یہ کتاب خلاصۃ الفتاوی کے مصنف کے والد ہیں۔

(الجواہر المضیہ۔ القرشی، الفوائد البہیہ مقدمۃ الہدایہ: لکھنوی)

مرغینانی کے فرزند جو انکے اکابر تلامذہ میں بھی شمار ہوتے ہیں درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ابو بکر عماد الدین الفرغانی

(الفوائد البہیہ۔ لکھنوی ص ۱۴۶)

۲۔ عمر نظام الدین الفرغانی۔ یہ دو کتابوں کے مصنف ہیں۔

(۱) الفوائد ——— (حاجی خلیفہ عدد ۵-۹۳)

(۲) جواہر الفقہ ——— (حاجی خلیفہ عدد ۴۲۹۱)

۳۔ محمد ابو الفتح جلال الدین الفرغانی

(ابن قطلوبغا ص ۱۳۷، لکھنوی ص ۱۸۲، القرشی۔ ۲: ۹۹)

۴۔ مرغینانی کا پوتا۔ ابو الفتح زین الدین عبد الرحیم بن ابی بکر عماد الدین بن علی برہان الدین المرغینانی۔ یہ مشہور کتاب "الفصول العماریہ" کا مصنف ہے۔

(حاجی خلیفہ۔ عدد ۹۰۵۴، ۱۲۷۱ - ۹۴ لکھنوی ص ۹۴/۹۳)

Marfat.com

مرغینانی حافظِ قرآن، مفسّر، محدّث، فقیہہ، محقق و مدقق، ادیب شاعر
اور بہت بڑے اصولی تھے۔ متقی اور عبادت گزار تھے لیکن ان کی شہرت
کا مابہ الامتیاز پہلو اُن کی قانونی و فقہی بصیرت اور تبحر و تفحّص ہے۔
فقہاءِ احناف کے نزدیک وہ اصحاب تخریج اور اصحاب تصحیح کے درجہ پر
فائز ہیں۔ علماء نے ائمہ فقہ میں سے مجتہدین کے چار مدارج بیان کئے ہیں:

۱۔ **مجتہد فی الشرع:** (مثلاً امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ
اور امام احمد بن حنبلؒ وغیرھم جنہوں نے اجتہاد کے اصول وضع کئے اور
پھر ان اصولوں کی روشنی میں اجتہاد کیا۔

۲۔ **مجتہد فی المذہب:** (مثلاً مذہبِ حنفی میں امام ابو یوسفؒ
اور امام محمدؒ وغیرہ اور مذہبِ شافعی میں امام مزنی وغیرہ جو کسی
مذہب کے بانی نہ تھے بلکہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کے مقلد تھے
لیکن کئی فروعی مسائل میں اپنے امام سے اختلاف کر کے ذاتی اجتہاد
کی بنا پر مسائل کا استخراج بھی کرتے تھے۔ اور اس اجتہاد کی بنیاد
اپنے امام کے وضع کردہ اُصولوں کو بناتے تھے۔

۳۔ **مجتہد فی المسائل:** یہ مذہب کے اصول و مبادی میں نہیں
بلکہ بعض فروعی مسائل میں امام کے اجتہاد سے اختلاف کرتے ہیں
مثلاً مذہبِ حنفی میں طحاوی، سرخسی اور بزدوی وغیرہ اور مذہبِ
شافعی میں غزالی وغیرہ

۴۔ **مجتہد مقید:** (انہیں اصحاب تخریج، اصحابِ ترجیح و تصحیح اور
ممیزین کہتے ہیں۔ یہ بھی اصول و فروع میں اقوالِ امام کے پابند
ہوتے ہیں لیکن شرعی احکام کی صحیح حقیقت اور منشاء کی کامل معرفت

Marfat.com

کی وجہ سے بعض احکام کا استخراج و استنباط کرتے ہیں۔ بعض روایات اور آراء و اقوال کو ایک دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں اقوال کی صحت و ضعف کے علم کی بنا پر ان کے ترک و اختیار پر بھی قدرت ہوتی ہے اور جن مسائل میں پہلے سے کوئی حکم موجود نہ ہو انہیں اجتہاد کرتے ہیں (مثلاً امام کرخی، قدوری، مرغینانی فقہ کے مشہور متون کے مصنف) ان مجتہدین کے بعد مقلدین کا وہ طبقہ ہوتا ہے جو بغیر حجت ملزمہ کے اپنے ائمہ کے مسلک پر چلتے ہیں

(عقود رسم المفتی - ابن عابدین ص ۵، ۴ مطبع معارف سوریہ ۱۳۰۱ھ)

مرغینانی کا شمار چھٹے درجے کے مجتہدین میں ہوتا ہے۔ ہندوستان کے دورِ آخر کے ایک عظیم حنفی فقیہ مولانا احمد رضا خان بریلوی رح بیان کرتے ہیں کہ "مرغینانی" اصحابِ تخریج و ترجیح ——— میں سے ہیں اور مبتلیٰ و معذور افراد کے لئے بعض مسائل میں ان کے کسی قولِ شاذ کی تقلید بھی جائز ہے

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ - مولانا احمد رضا خان ج ۱ ص ۶۳ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز)

احناف کے ایک جلیل القدر فقیہ علامہ شامی بھی امر مذکورہ بالا کی تصریح "الفوائد المخصصۃ" میں کرتے ہیں۔ اسی طرح علامہ ابنِ کمال پاشا نے بھی آپ کو اصحابِ ترجیح میں شمار کیا ہے۔

(التعلیقات السنیہ علی الفوائد البہیہ لکھنوی ص ۱۴۱)

مرغینانی نے فقہ کے موضوع پر متعدد کتب تصنیف کیں۔ ان میں سے

Marfat.com

جن کا حال معلوم ہو سکا ہے درج ذیل ہیں :

۱ الھدایہ (اس پر تفصیلی گفتگو آخر میں مذکور ہے)

۲ بدایۃ المبتدی - مرغینانی نے اس کتاب میں امام محمد بن حسن شیبانی کی الجامع الصغیر اور امام قدوری کی المختصر کے مسائل کو جمع کیا ہے اور تبرکاً الجامع الصغیر کی ترتیب مسائل کو اپنی کتاب میں قائم رکھا ہے

(کشف الظنون - حاجی خلیفہ ۲۲۸ - ۲۲۷ ، مقدمۃ الہدایہ - لکھنوی ص۱)

اس کتاب کی ایک ضخیم شرح "شرح بدایۃ المبتدی" کے نام سے بھی تحریر کی گئی جو استنبول کی ـــــــ (PUBLIC LIBRARY)

(دارالکتب العمومیہ) میں موجود ہے - ابوبکر بن علی العاطی م ۷۶۵ھ) نے اسی کتاب پر کام کیا اور "نظم البدایہ" کے نام سے کتاب تصنیف کی -

(حاجی خلیفہ : ۲۸۸)

۳ کفایۃ المنتھی : مرغینانی نے خود بدایۃ المبتدی کی ایک نہایت مبسوط شرح تحریر کی - اس کے بارے میں عام تحقیق یہ ہے کہ یہ ۸ مجلدات پر مشتمل تھی

ـــــــ

مفتاح السعادۃ جلد ۲ ص ۱۲۶ ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

میں بیان ہوا ہے کہ یہ کم و بیش اسی (۸۰) مجلدات پر مشتمل تھی - اسی موقف کو مولانا عبدالحی لکھنوی نے مقدمۃ الہدایہ میں بیان کیا ہے - دیگر محققین کفایۃ المنتھی کے سلسلے میں اس مسئلے پر خاموش ہیں - ممکن ہے اسی (۸۰) مجلدات سے مراد (۸۰) اجزاء ہوں جو ضخیم جلدوں کی صورت میں آٹھ (۸) ہی بنتے ہوں - اور ہر جلد دس اجزاء پر مشتمل ہو - اس طرح ان اقوال میں

Marfat.com

تطبیق ممکن ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ علامہ عینی شرح الہدایہ میں لکھتے ہیں
کہ یہ کتاب اب مفقود ہے ۔

۴۔ مناسک الحج : (القرشی، لکھنوی حاجی خلیفہ ک ۱۸۳۰)

۵۔ نشر المذاہب : (حاجی خلیفہ ک ۱۹۵۳) (اسماعیل پاشا
البغدادی ۔ ہدیۃ العارفین ک ۲۰۷، بعض محققین نے اس کتاب
کا نام نشر المذہب لکھا ہے ۔

(الجواہر المضیہ ۔ القرشی ج ۱ ص ۳۸۳ ، الفوائد البہیہ لکھنوی ص ۱۴۱)

۶۔ مجموع النوازل : (لکھنوی، ابن قطلوبغا) اسی کتاب کا نام
بعض محققین نے مختارات النوازل لکھا ہے ۔

(الاعلام زرکلی ج ۵ ص ۳۷ ، فتاویٰ رضویہ، احمد رضا خان
ج ۱ ص ۶۲)

بعض علماء نے اس کا نام "مختارات مجموع النوازل" لکھا ہے ۔

۷۔ مختار الفتاوے : کشف الظنون حاجی خلیفہ: ک ۱۶۲۲
معجم المؤلفین الکحالہ ج ۷ ص ۴۵ الترقی دمشق ۱۳۷۸ھ
الاعلام ۔ زرکلی : ج ۵ ص ۳۷)

نمبر ۶ اور نمبر ۷ دو الگ الگ کتابیں ہیں اور یہی امر مندرجہ بالا حوالہ جات
سے ثابت ہے یہ ایک ہی کتاب کے دو مختلف نام نہیں ہیں جیسا کہ
بعض علماء کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔

۸۔ منتقی الفروع : (الاعلام ج ۵ ص ۳۷)
مصطفیٰ بن عبداللہ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون ک ۱۸۵۲ میں

Marfat.com

اس کا نام منتقی الممسوع لکھا ہے

۹- الفرائض : مرغینانی نے اس کا نام خود "فرائض العثمانی" تحریر کیا ہے۔ دراصل یہ کتاب علمِ وراثت کے موضوع پر شیخ عثمانی نے لکھی جو نہایت عالمانہ تصنیف ہے۔ شیخ عثمانی ایک بلند پایہ فقیہ تھے جو مرغینانی سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ اس میں اصول "ردِ ذوی الارحام" اور ان کے متعلقہ احکام درج نہ ہو سکے تھے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب نامکمل تھی۔ مرغینانی نے اس پر اضافات کئے اور ان مضامین کو بھی بیان کیا۔ مرغینانی نے شیخ عثمانی کی جلالت اور فضیلتِ علمی کے باعث اپنی اس تصنیف کا نام بھی "فرائضِ عثمانی" رکھا۔

(کشف الظنون : ک ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، القرشی، لکھنوی)

مرغینانی کی کتاب الفرائض کی متعدد شروح لکھی گئیں جن میں سے مشہور شرح شیخ منہاج الدین ابراہیم بن سلیمان السرامی کی ہے۔ (حاجی خلیفہ ایضاً)

۱۰- التجنیس والمزید - یہ کتاب متاخرین فقہاء کے ان فقہی استنباطات اور اجتہادی تحقیقات کے بیان پر مشتمل ہے جن کو متقدمین نے بیان نہیں کیا تھا۔ یہ زیادہ تر امام حسام الدینؒ جو غالباً مرغینانی کے استاد بھی ہیں کی فقہی تحقیقات کا تکملہ و تتمہ ہے۔ یہ کتاب درج ذیل کتب و رسائل اور تحقیقی کام پر مشتمل ہے۔ نوازل ابی اللیث، عیون المسائل، واقعات الناطفی۔ فتاوی ابی بکر بن الفضل

Marfat.com

فتاوی ائمہ سمرقند، الزوائد، اجناس الناطفی، غریب الروایہ لابی شجاع فتاوی النجم عمر النسفی شرح الکتب المبسوطہ، الفتاوی الصغری (صدر الشہید (لکھنوی - ابن قطلوبغا - (حاجی خلیفہ ک ۱۳۵۳، ۳۵۲)

۱۱- شرح الجامع الکبیر:

مرغینانی نے امام محمد بن حسن شیبانی کی معروف کتاب الجامع الکبیر جو احکام السیر ( ) کے موضوع پر مرتب کی گئی تھی کی شرح تحریر کی۔ (حاجی خلیفہ ۲ : ۵۶۷)

الہدایہ مرغینانی کی تمام تصانیف میں سے جو شہرت و قبولیت اور منفرد مقام "الہدایہ" کو حاصل ہوا کسی اور کتاب کو حاصل نہ ہو سکا۔ یہ کتاب دراصل مرغینانی کے فقہی تبحر و بصیرت تحقیق و تدقیق، وسعتِ مطالعہ، صلابتِ رائے، فکری و فنی پختگی اور اجتہادی ملکہ و ثقاہت کا ایسا کامل ثبوت ہے کہ آج تک اسکی افادیت میں کمی واقع نہیں ہو سکی۔ تقریباً ۸۰۰ سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود اس کا مقام قانونی دنیا میں بلند و بالا ہی ہے۔ ہر دور کے علماء و فقہا اور ماہرین قانون اس سے برابر استفادہ کرتے رہے ہیں اس سے بہتر جامع و مانع، مدلل مربوط اور موجز متن ——— (TEXT) ——— تاریخ فقہ و قانون میں آج تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ قدیم یا جدید قانون کی کوئی بھی کتاب عالمی سطح پر اسقدر مقبولیت و شہرت سے بہرہ ور نہیں ہو سکی اس کتاب پے لاتعداد محققین نے کئی اعتبارات سے کام کیا ان تحقیقات کا کچھ ذکر بعد میں آئے گا۔ قانونی و فقہی اعتبار سے اس کے استناد و احتجاج کا یہ عالم ہے کہ صدیوں سے یہ مدارس میں پڑھائی جارہی ہے۔ فتاوی اور

Marfat.com

[عد]التی فیصلوں کا اس پر کامل انحصار رہا ہے - برِصغیر پاک و ہند میں فقہ حنفی
[مید]ں وہ کتاب جسے الہدایہ کے بعد سب سے زیادہ پایۂ اسناد اور شہرت و
[قب]ولیت نصیب ہوئی فتاوٰی ہندیہ (فتاوٰی عالمگیری) ہے جو کئی سالوں
[کی] کاوش سے اورنگ زیب عالمگیر کی ہدایت پر متعدد علماء و فقہاء کی اجتماعی
[تح]قیق اور جانفشانی کے نتیجے میں مرتب ہوا - جب کہ الہدایہ صرف ایک ہی
[ش]خص کی محنت کا نتیجہ ہے - جس کا بدل آج تک میسر نہیں آسکا -

مرغینانی نے الہدایہ کی تالیف کا آغاز ۵۷۳ھ ماہ ذی القعدہ میں
[بر]وز بدھ بوقت ظہر کیا تھا - جس کی تکمیل پر کئی سال صرف ہوئے - آپ
کے شاگرد (برہان الاسلام الزرنوجی کہتے ہیں کہ مرغینانی کتب کی تدریس
[ک]ا آغاز بدھ کے دن سے کرتے تھے - وہ اپنے استاد سے بیان کرتے ہیں
[ک]ما من شئ بدئ یوم الاربعاء الاوقد تم " (اگر کوئی کام
[ب]روز بدھ شروع کیا جائے تو ضرور پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے) مزید برآں وہ یہ
[ب]ھی روایت کرتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کا بھی یہی معمول تھا - چنانچہ اس
[م]عمول کی اقتداء آج تک بیشتر علماء و فقہاء کرتے چلے آرہے ہیں -

(الجواہر المضیہ ج ۱ ص ۳۸۴ الفوائد البہیہ ۱۴۱ - ۱۴۲)

اس امر کی تصدیق اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسے امام بخاری نے
[ا]لادب میں امام احمدؒ اور امام بزارؒ نے مسند میں جابر بن عبداللہ سے روایت
[ک]یا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد الفتح میں سوموار، منگل اور
[ب]دھ کے دن دعا مانگی جس کی قبولیت واجابت بدھ کے دن ظہر اور عصر کے
[د]رمیان ہوئی - چنانچہ جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جس کام کے لئے بھی
[ب]روز بدھ نمازِ ظہر و عصر کے درمیان اسی ساعت میں دعا مانگی میں نے اسکی

Marfat.com

قبولیت کو عیاں طور پر پا لیا۔ امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تصنیف "سہام الاصابہ فی الدعوات المستجابہ" میں اور شیخ نور الدین علی بن احمد المسعودی نے "وفا الوفاء باخبار دار المصطفیٰ" میں بھی جید اسناد اور ثقہ رجال کے ذریعے اسی امر کو روایت کیا ہے۔ بعض علماء کے قول کے مطابق الہدایہ کی تصنیف ۱۳ سال میں مکمل ہوئی۔ شیخ اکمل الدینؒ کی روایت کے مطابق صاحب ہدایہ اس مدت کے دوران مسلسل روزے سے رہے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ ان کے روزے کا کسی کو علم نہ ہونے پائے جب خادم کھانا لاتا تو مرغینانی اسے کھانا رکھ کر چلے جانے کو کہتے اور بعد ازاں کسی طالب علم، حاجت مند یا کسی بھی شخص کو کھانا کھلا دیتے اور خادم خالی برتن واپس لے جاتے ہوئے یہ سمجھتا کہ کھانا آپ نے ہی کھایا ہوگا۔

(کشف الظنون حاجی خلیفہ ک ۲۰۳۲/۲۰۳۱ مقدمۃ الہدایہ۔ لکھنوی ص۳)

متقدمین اور متاخرین اکابر اسلام کا اکثر یہ معمول رہا ہے کہ وہ بیشتر ایام روزے کی حالت میں بسر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ کئی تابعین بھی سالہا سال روزے سے گزار دیتے تھے۔ اسی وجہ سے بعض مشائخ کو صائم الدہر کہا جاتا ہے۔ محقق طاش کبری زادہ اپنی کتاب مفتاح السعادۃ جلد ۲ ص ۱۲۷ پر لکھتے ہیں کہ امام مرغینانی کے اسی زہد و ورع کی برکت سے ان کی یہ کتاب (الہدایہ) آج تک علماء و فضلاء میں حد درجہ مقبولیت کی حامل بنی ہوئی ہے اور اس عمل سے جو تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن نصیب ہوتا ہے اس سے فکری و ذہنی جلاء اور طہارت بھی حاصل ہوتی ہے اور دینی تحقیق میں فکری طہارت کی بنا پر جو رائے قائم ہوتی ہے اس میں صحت اور صلابت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے اسی لئے ذہنی پاکیزگی، تقویٰ اور طہارت دینی اجتہاد

Marfat.com

کے لئے شرط کے طور پر مطلوب ہے۔

امام عماد الدین ابی بکر "الہدایہ" کی تعریف میں لکھتے ہیں

تاب الہدایۃ یہدی الہدی الی حافظیہ و یجلو العمی

لازمہ واحفظہ یا ذا الحج فمن نالہ نال اقصی المنی

(علامہ ھداد۔ حاشیہ الہدایہ)

ہدایہ کی علمی قدر و منزلت کا بیان بعض نے اس طرح کیا ہے۔

ن الہدایۃ کالقرآن قد نسخت ! ما صنفوا قبلہا فی الشرع من کتب

احفظ قواعدہا واسلک مسالکہا یسلم مقالک من زیغ و من کتب

(کشف الظنون۔ک ۲۰۳۱ / ۲۰۳۲)

الہدایہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی دو کو ہدایہ اولین اور آخری دو کو ہدایہ اخیرین کہا جاتا ہے۔ اس میں کل ۵۷ کتب ہیں۔ جو موضوعات کے اعتبار سے کئی کئی ابواب اور فصول پر منقسم ہیں جن کی تفصیل اس مقالہ کے آخر میں دی گئی ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مرغینانی نے امام محمدؒ اور امام قدوریؒ کی الجامع الصغیر اور المختصر پر مبنی ایک کتاب "بدایۃ المبتدی" تحریر کی جس میں الجامع الصغیر کی ترتیب کو بحال رکھا گیا تھا۔ بعد ازاں مرغینانی نے اس کی شرح کفایۃ المنتہی کے نام سے لکھی۔ لیکن وہ بہت طویل اور مبسوط ہو گئی جس پر مرغینانی نے محسوس کیا کہ بر بنائے طوالت یہ کتاب طلباء کے مطالعہ اور استفادہ کے لئے موزوں نہیں ہے۔ چنانچہ مرغینانی نے بدایۃ المبتدی کی ایک اور شرح تحریر کی جو کفایۃ المنتہی کے مقابلے میں

Marfat.com

مختصر مگر جامع تھی اس کا نام الہدایہ رکھا۔ شمس الائمہ محمد بن عبد الستار الکردری نے سب سے پہلے مرغینانی سے اس کتاب الہدایہ کا درس لیا۔

(حاشیہ العنایہ علامہ سعدی)

ہدایہ کا اسلوبِ بیان

۱۔ مرغینانی کا طریقِ استدلال یہ ہے کہ وہ ہر مسئلہ پر اقوالِ مختلفہ کو ان کے دلائل کے ساتھ پہلے بیان کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حنفی مسلک کے ضمن میں وہ بالعموم امامین (امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی) کا مدعیٰ اور دلیل بھی پہلے رقم کر دیتے ہیں۔ اور آخر میں وہ قول جو ان کے نزدیک مذہبِ مختار ہو دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ تمام متذکرہ بالا اشکالات اور احتمالات کا اندفاع ہو جائے اور اس جواب کی حیثیت حتمی قرار پائے۔ آخر میں بیان کیا جانے والا یہ قولِ مقبول بالعموم امام اعظم ابو حنیفہ کا ہوتا ہے۔ اگر کہیں یہ ترتیب بدل جائے یعنی امام اعظم کا قول پہلے بیان کر دیں اور صاحبین کا بعد میں تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ مرغینانی کا میلانِ طبع امامین کے موقف کی طرف ہے۔

(النہایہ۔ فی آخر کتاب ادب القاضی۔ العنایہ۔ فی باب البیع الفاسد،
فتح القدیر۔ فی کتاب الصرف، الدر المختار۔ فی باب الصرف، کشف الظنون
ک ۳۲ : ۲/ ۳۱ : ۲)

۲۔ مرغینانی بعض مقامات پر لکھتے ہیں:

"قال مشائخنا" (ہمارے مشائخ نے کہا، صاحبِ عنایہ کے نزدیک اس سے مراد ماوراء النہر اور بخارا و سمرقند کے علماء ہیں صاحب فتح القدیر کے نزدیک "فی دیارنا" کا بھی یہی مفہوم ہے۔ علامہ قاسم بیان

Marfat.com

رتے ہیں کہ مشائخ سے مراد اصطلاحی طور پر وہ علماء ہیں جن کی ملاقات ان
سے نہ ہوئی تھی

۲- مرغینانی بعض اوقات الآیۃ، الحدیث ــــــــ لکھ کر اپنا
مدعٰی استنباط کرتے ہیں - اس سے مراد وہ آیت یا حدیث
ہوتی ہے جس کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے - مرغینانی "الفقہ" سے بھی دلیل
عقلی مراد لے لیتے ہیں - کبھی " والفقہ فیہ کذا " لکھ کر عقلی
استنباط مراد لیتے ہیں -

(الکفایہ - باب مایوجب القصاص و مالا یوجبہ ، مفتاح السعادۃ)

(مفتاح السعادۃ ، نتائج الافکار فی کشف الرموز والاسرار)

- مرغینانی بعض اوقات " لما بیّنا "، لکھ دیتے ہیں یہ ایک
خصوصی اشارہ ہے جو پہلے سے مذکور قرآنی آیت ، حدیث یا استدلالِ
عقلی کی طرف کیا جاتا ہے اور بعض اوقات " لما ذکرنا " لکھتے ہیں
یہ ایک عمومی اشارہ ہے جو پہلے گزرے ہوئے کسی مسئلے کی طرف کیا
جاتا ہے -

- قول الصحابی سے مراد اثر لیتے ہیں - مرغینانی خبر اور اثر میں فرق روا
نہیں رکھتے -

- مرغینانی "الاصل" سے مراد امام محمد بن حسن شیبانی کی "المبسوط"
لیتے ہیں - اسی مفہوم میں یہ الفاظ عبارت میں نظر آتے ہیں " کذا
فی الاصل " (جیسے کہ اصل یعنی امام محمد کی المبسوط میں موجود
ہے) حاجی خلیفہ اور مولانا حمید الدین کی یہی تحقیق ہے -

- مرغینانی المختصر یا الکتاب سے مراد مختصر القدوری لیتے ہیں - لیکن کئی

Marfat.com

شارحین کے نزدیک "الکتاب" کا لفظ سیاق وسباق کے اعتبار سے مختلف نسبتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کبھی اس سے مراد الجامع الصغیر کبھی قدوری اور کبھی اپنا اصل متن یعنی بدایہ المبتدیٰ جس کی شرح الہدایہ ہے مراد لیتے ہیں۔

(حاجی خلیفہ ؛ لکھنوی)

اسی طرح مرغینانی بعض اوقات صرف "قال" لکھ دیتے ہیں۔ اس سے بھی کبھی امام محمد صاحب "الجامع الصغیر" کبھی امام قدوری صاحب "المختصر" اور کبھی اپنا ہی متن مراد لیتے ہیں۔

۸ - معنی حدیث کے متعلق کبھی مرغینانی لکھتے ہیں کہ :
هٰذا الحدیث محمول علی المعنیٰ .... (یہ حدیث فلاں معنی پر محمول ہے) اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ائمہ حدیث نے اسے اس معنی پر محمول کیا ہے۔ اگر مرغینانی "نحمله" (ہم محمول کرتے ہیں) لکھدیں تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ یہ میرا اجتہاد ہے پہلے ائمہ حدیث نے یہ معنی بیان نہیں کئے

(مفتاح السعادۃ)

۹ - مرغینانی کبھی "عندفلان" اور کبھی "عن فلان" لکھتے ہیں۔ اوّل الذکر سے مراد کسی امام کا مذہب ہوتا ہے جب کہ آخر الذکر سے مراد کسی کی روایت ہوتی ہے۔ علامہ عینی شرح الہدایہ میں لکھتے ہیں کہ عن کا کلمہ ظاہر الروایۃ کے علاوہ کسی اور کے لئے استعمال ہوتا ہے اور ابن الہمام بیان کرتے ہیں کہ "عند" کا کلمہ مذہب فقہی پر دلالت کرتا ہے۔

۱۰ - اگر قدوری اور الجامع الصغیر کی عبارت میں اختلاف واقع ہو جائے۔

Marfat.com

تو مرغینانی الجامع الصغیر کی عبارت کو فوقیت دیتے ہوئے اس سے اپنے قول کی تصریح کرتے ہیں۔

(مفتاح السعادۃ)

۱۱۔ جس مسئلہ پر علماء کا اختلاف ہو وہاں لفظ "قالوا" استعمال کرتے ہیں جس سے اس مسئلہ کی مختلف فیہ حیثیت اجاگر ہو جاتی ہے

(النھایہ، فی آخر کتاب الغصب)

۱۲۔ مرغینانی بعض احکام کی وضاحت کے لئے سوالِ مقدرہ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً "فان قیل کذا قلنا کذا"، فان قال قائل فنقول (اگر کوئی شخص یوں کہے تو ہم یہ جواب دیں گے) سوالِ مقدر کے بعد متصلاً جواب دیتے چلے جاتے ہیں۔ اس طریقے سے مرغینانی نے ہزاروں قانونی و فقہی پیچیدگیوں کو حل کر دیا ہے۔

۱۳۔ مرغینانی اگر کسی مسئلہ پر کوئی نظیر وارد کریں اور بعد میں اس مسئلہ یا نظیر کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو تو مذکورہ مسئلہ کے لئے اسمِ اشارہ قریب استعمال کرتے ہیں اور مذکورہ نظیر کے لئے اسمِ اشارہ بعید لاتے ہیں۔

(مفتاح السعادۃ)

۱۴۔ جب مرغینانی مسائلِ اصول یا ظاہر الروایہ کا ذکر کرتے ہیں تو ان سے مراد امام محمد شیبانی کی مصنفہ چھ کتب ہوتی ہیں جن کے نام یہ ہیں: المبسوط، الزیادات، الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، السیر الصغیر، السیر الکبیر۔ الدمیاطی نے السیر الصغیر کے علاوہ باقی پانچ کتب کو اور طحاوی نے السیر الصغیر اور السیر الکبیر دونوں کے علاوہ

Marfat.com

باقی چار کتب کو ظاہر الروایہ قرار دیا ہے ۔ لیکن چھ کتب والا قول صحیح معتبر اور مختار ہے ۔ یہ سب کتابیں ثقہ راویوں سے مروی ہیں۔

۱۵ ۔ مرغینانی بعض اوقات مسائل النوادر کا ذکر کرتے ہیں ۔ ان سے مراد امام محمد ہی کی دیگر کتب کے مسائل ہوتے ہیں ۔ جو چار قسموں پر مشتمل ہیں ۔

(۱) الرقیات ـــ جو مسائل امام محمد نے اس دور میں جمع کئے جب وہ رقہ میں قاضی تھے اور ان سے محمد بن سماعہ نے روایت کئے ۔

(۲) الکیسانیات ـــ جو مسائل امام محمد نے ـــ ابو عمر اور سلیمان بن شعیب الکیسانی کے لئے جمع کئے ۔

(۳) الہارونیات ـــ جو مسائل امام محمد نے ہارون الرشید (خلیفہ بنو عباس) کے دور میں جمع کئے ۔

(۴) الجرجانیات ـــ جو مسائل امام محمد نے جرجان میں جمع کئے ۔

۱۶ ۔ بعض اوقات مرغینانی اپنی تحریر میں کتب الامالی کا ذکر کرتے ہیں اس سے مراد وہ روایات ہیں جو امام ابو یوسف سے مروی ہیں۔

علمی دنیا میں الہدایہ کی مقبولیت، افادیت اور وقعت و ثقاہت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ بعد کے علماء و محققین اس کتاب کے مختلف علمی گوشوں اور نادرہ پہلوؤں کو مزید اجاگر کرنے اور اس کے فیضان کو عام کرنے کے لئے طرح طرح کی تالیفات مرتب کرتے رہے ہیں ۔ اسقدر مختلف النوع اعتبارات سے شاید ہی کسی کتاب پر آج تک کام ہوا ہو ۔

الہدایہ پر مزید ہونے والا کام اپنی نوعیتوں کے اعتبار سے

Marfat.com

درج ذیل اقسام پر مشتمل ہے۔

۱ - تخریج الاحادیث

۲ - شروح

۳ - حواشی

۴ - اختصار و تلخیص

۵ - تجرید المسائل

۶ - جواب المجروح

۷ - تعلیقات

۸ - تعارفی مقدمات

۹ - شرح الاجزاء

۱ - تخریج الاحادیث

الہدایہ میں کئی احادیث بیان کی گئی ہیں چونکہ یہ کتاب فقہ کے موضوع پر تصنیف ہوئی تھی حدیث کے موضوع پر نہ تھی اس لئے مندرجہ احادیث کی تخریج کا اہتمام نہ کیا گیا تھا۔ جہاں جہاں دلیل کے طور پر آیات و احادیث کی ضرورت تھی، بے ساختگی سے بیان کر دی گئی تھیں۔ چنانچہ بعض شافعی المذہب علماء نے جو مرغینانی کے علمی مقام سے آگاہ نہ تھے۔ الہدایہ پر اعتراض کیا کہ اس میں جو احادیث مذکور ہیں وہ لفظاً ثابت نہیں۔

چنانچہ اس اعتراض کی بنا پر فقہاء و محدثین نے الہدایہ کی جملہ احادیث کی تخریج کی۔ اور تمام اسناد و طرق کے ساتھ ان کا لفظی ثبوت مہیا کر دیا۔ اس کام سے امام مرغینانی کا علمِ حدیث میں تبحر اور وسعتِ مطالعہ کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے علماء اور ان کی تصانیف کا مختصر تذکرہ پیشِ

Marfat.com

خدمت ہے۔

۱۔ شیخ محی الدین عبدالقادر بن محمد القرشی المصری (م ۷۷۵ھ) کی "العنایہ بمعرفۃ احادیث الہدایہ"

۲۔ شیخ علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی المار دینی (م ۷۵۰ھ) کی "الکفایہ فی معرفۃ احادیث الہدایہ"

۳۔ شیخ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی (م ۷۶۲ھ) کی "نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ"

۴۔ امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) کی "الدرایہ فی منتخب احادیث الہدایہ" یہ کتاب دراصل امام زیلعی کی "نصب الرایہ" کی تلخیص ہے۔

(کشف الظنون، مدارج النبوۃ، ابوالمسعود)

۲۔ شروح

الہدایہ کی بے شمار شروح لکھی گئی ہیں۔ جن کے ذریعے مرغینانی کے تبحر فقہی اور کمال علمی پر روشنی پڑتی ہے۔ ان شروح کی وجہ سے الہدایہ کے فقہی مسائل و تحقیقات کے لاکھوں گوشے مزید وضاحت اور تفصیل کے ساتھ منظر عام پر آگئے ہیں۔ ان میں سے جن کے نام معلوم ہو سکے ہیں، درج ذیل ہیں:

۱۔ "الفوائد" ۔ مصنفہ حمید الدین علی بن محمد بن العزیز البخاری (م ۶۶۷ھ) یہ ۲ مجلدات پر مشتمل ہے غالباً سب سے پہلی شرح ہے۔

۲۔ "نہایۃ الکفایہ فی درایۃ الہدایہ" ۔ مصنفہ تاج الشریعۃ عمر بن صدر الشریعۃ الاوّل عبیداللہ المجبوبی الحنفی (م ۶۷۲ھ)

۳۔ "الغایہ" ۔ مصنفہ ابو العباس احمد بن ابراہیم السروجی القاضی

Marfat.com

الحنفی دم ۷۱۰ھ) یہ کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ اسکی تکمیل قاضی سُرجی کے انتقال کے بعد قاضی سعد الدین محمد الدیری دم ۸۶۷ھ) نے مسلک سروجی کے مطابق کی۔

۴۔ "النہایہ"۔ مصنفہ حسام الدین حسین بن علی المعروف بالصغنانی الحنفی دم ۷۱۰ھ) یہ ربیع الاوّل ۷۰۰ھ میں مکمل ہوئی۔ اسکی تلخیص "خلاصۃ النہایہ فی فوائد الہدایہ" مصنفہ جمال الدین محمود بن احمد بن السراج القونوی دم ۷۷۰ھ) ہے۔ یہ ایک جلد پر مشتمل ہے۔

۵۔ "معراج الدرایہ الی شرح الہدایہ"۔ مصنفہ قوام الدین محمد بن محمد البخاری الکاکی دم ۷۴۹ھ) یہ ۱۱ محرم ۷۴۵ھ کو مکمل ہوئی۔

۶۔ "غایۃ البیان ونادرۃ الاقران"۔ مصنفہ قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر الاتقانی الحنفی دم ۷۵۸ھ)۔ یہ ۲ مجلدات پر مشتمل ہے۔ ۲۶ سال اور ۷ ماہ کی کاوش کے بعد یہ کتاب ۷۴۷ھ میں مکمل ہوئی۔

۷۔ "الکفایہ فی شرح الہدایہ"۔ مصنفہ السید جلال الدین الکرلانی دم ۷۶۷ھ)

۸۔ "شرح الہدایہ"۔ مصنفہ حافظ الدین ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی دم ۷۱۰ھ) ہوامش الجواہر میں ہے کہ امام نسفی نے یہ شرح قیام بغداد کے دوران ۷۰۰ھ میں تصنیف کی۔

۹۔ "فتح القدیر"۔ مصنفہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد السیواسی المعروف بابن الہمام الحنفی دم ۸۶۱ھ) یہ شرح خاص شہرت وقبولیت کی حامل ہے۔ ملا علی القاری نے اس پر حاشیہ تحریر کیا ہے۔ جو ۲ مجلدات

Marfat.com

پر مشتمل ہے۔ ابراہیم بن محمد الحلبی (م ۹۵۶ھ) نے اسکی تلخیص کی ہے۔ ہندوستان کے متاخرین فقہاء میں سے مولانا احمد رضا خان بریلویؒ نے بھی اس پر مفصل حاشیہ تحریر کیا ہے جو نہایت تحقیقی ہے۔

۱۰ - "نتائج الافکار فی کشف الرموز والاسرار" مصنفہ شمس الدین احمد بن قودر المعروف بقاضی زادہ المفتی (م ۹۸۸ھ)

۱۱ - "التوشیح" - مصنفہ سراج الدین عمر بن اسحٰق الغزنوی الہندی۔ (م ۷۷۳ھ) انہوں نے ایک اور شرح "التوشیح" سے مختصر انداز میں بھی لکھی تھی جو ۶ مجلدات پر مشتمل تھی۔ اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ شرح طریقۂ جدول پر لکھی گئی۔

۱۲ - "العنایہ" - مصنفہ شیخ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی الحنفی (م ۷۸۶ھ) ۲ مجلدات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۳۰۰۰ (تین ہزار) مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ محمد بن ابراہیم الدروری المصری الحنفی (م ۱۰۶۶ھ) نے اس پر حاشیہ تحریر کیا ہے۔ اسی طرح مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی اس پر نہایت شاندار علمی حاشیہ تحریر کیا ہے۔

۱۳ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ علاء الدین علی بن محمد (ابن الحسن) الخلاطی (م ۷۰۸ھ)

۱۴ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ - علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف با بن الترکمانی المارد ینی (م ۷۵۰ھ) وہ اسے خود مکمل نہ کر سکے۔ ان کی وفات کے بعد اسکی تکمیل ان کے بیٹے جمال الدین عبداللہ (م ۷۶۹ھ) نے کی۔

Marfat.com

۱۵۔ "البنایہ" - مصنفہ قاضی بدرالدین محمود بن احمد المعروف بالعینی رم ۸۵۵ھ) یہ کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ اسکی تکمیل ۱محرم الحرام ۷۵۰ھ کو ہوئی۔

۱۶۔ "نہایۃ النہایہ" - مصنفہ محب الدین (محمد بن محمد بن محمد بن محمود) المعروف بابن الشحنۃ الحلبی رم ۸۹۰ھ) یہ ۵ جلدوں پر مشتمل ہے نامکمل ہے۔ فصل "الغسل" کے آخر تک لکھی گئی ہے۔

۱۷۔ "شرح الہدایہ" - مصنفہ ابوالمکارم احمد بن حسن التبریزی الجاربردی الشافعی رم ۷۴۶ھ)

۱۸۔ "شرح الہدایہ" - مصنفہ - تاج الدین احمد بن عثمان بن ابراہیم الماردینی الترکمانی المصری الحنفی رم ۷۴۵/۷۴۴ھ)

۱۹۔ "شرح الہدایہ" - مصنفہ سنان الدین یوسف المحشی الرومی۔ یہ بھی نامکمل رہ گئی تھی ان کے بعد ان کے بھتیجے محمد بن مصطفےٰ (م ۱۰۳۹ھ) نے اسکی تکمیل کی۔

۲۰۔ "شرح الہدایہ" - مصنفہ شمس الدین محمد بن عثمان ابن الحریری (م ۷۲۸ھ)

۲۱۔ "شرح الہدایہ" - مصنفہ - مولانا خداداد دہلوی۔ یہ بھی نامکمل ہے۔

۲۲۔ "شرح الہدایہ" - مصنفہ - شیخ علی بن محمد المعروف بمصنفک (م ۸۷۵) یہ مختصر ہے مگر دیباچہ کی شرح بڑی مبسوط ہے۔

۲۳۔ "ارشاد الدرایہ" - مصنفہ مصلح الدین مصطفےٰ بن زکریا بن آئی دوغمش القرمانی رم ۸۰۹ھ)

۲۴۔ "زبدۃ الدرایہ" - مصنفہ - قاضی عبدالرحیم ابن علی الآمدی۔

Marfat.com

۲۵ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ ابن عبدالحق ابراہیم بن علی الدمشقی (م ۷۴۴ھ)

۲۶ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ احمد بن حسن المعروف بابن الزرکشی (م ۷۳۸ھ)

۲۷ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ تاج الدین ابو محمد احمد بن عبدالقادر الحنفی (م ۷۴۹ھ)

۲۸ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ نجم الدین ابو الطاہر اسحٰق بن علی الحنفی (م ۷۱۱ھ) یہ شرح ۲ مجلدات پر مشتمل ہے -

۲۹ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ السید الشریف علی بن محمد الجرجانی (م ۸۱۶ھ)

۳۰ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ سعدالدین التفتازانی - اس شرح کا ذکر محمد شرف الدین مدرس جامعہ استنبول نے کشف الظنون پر اپنے اضافات میں کیا ہے -

۳۱ - "الدرایہ" - مصنفہ ابو عبداللہ محمد بن مبارک شاہ بن محمد الملقب معین الھروی -

۳۲ - "توجیہ العنایہ لجمع شروح الوقایہ" - مصنفہ ابوالیمن محمد بن المحب. اس کی ۲ مجلدات ہیں -

۳۳ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ تقی الدین ابوبکر بن محمد الحصنی الشافی (۸۲۹ھ)

۳۴ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ نجم الدین ابراہیم بن علی الطرسوسی الحنفی (م ۷۵۷ھ) یہ ۵ مجلدات پر مشتمل ہے -

۳۵ - "شرح الہدایہ" - مصنفہ شیخ حمیدالدین مخلص ابن عبداللہ الہندی

Marfat.com

الدھلوی - یہ شرح بھی نامکمل رہ گئی ہے -

۳۶ - "روضۃ الاخیار" - اس نام سے ہدایہ کی ایک اور شرح موجود ہے جس کے مصنف کا نام معلوم نہیں ہوسکتا -

۳ - حواشی ہدایہ ہدایہ کی علمی افادیت او فقہی مقام کا اندازہ اس کی شروح کی تعداد سے ہوسکتا ہے - لیکن اس پر متعدد علماء نے حواشی بھی رقم کئے ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے -

۱ - "حاشیۃ الہدایۃ" - مصنفہ جلال الدین عمر بن محمد الجنازی (م ۶۹۱ ھ) اسکی تکمیل بعد میں محمد بن احمد القونوی نے کی اور اسکا نام "تکملۃ الفوائد" رکھا -

۲ - حاشیۃ الہدایہ - مصنفہ محب الدین محمد بن احمد - مولانا زادہ الاقسرائی الحنفی (م ۸۵۹ ھ)

۳ - "حاشیۃ الہدایہ" - مصنفہ مصلح الدین مصطفےٰ بن شعبان السروری (م ۹۶۹ ھ)

۴ - حاشیۃ الہدایہ - مصنفہ ابن بالی صاحب الذیل (م ۹۹۲ ھ)

۵ - حاشیۃ الہدایہ - مصنفہ مولانا عبدالغفور -

۶ - حاشیۃ الہدایہ مصنفہ : مولانا ہداد جونپوری -

۷ - حاشیۃ الہدایہ - مصنفہ مولانا احمد رضا خان بریلوی

۸ - حاشیۃ الہدایہ - مصنفہ مولانا عبدالحلیم لکھنوی -

۹ - حاشیۃ الہدایہ - مصنفہ مولانا عبدالحی لکھنوی

Marfat.com

۴ - اختصار و تلخیص

متعدد علماء و فقہاء نے ہدایہ کی تلخیص کر کے اسے مختصر انداز میں بھی مدون کیا ہے۔

۱ - الکفایہ فی تلخیص الہدایہ" - مصنفہ علاء الدین علی بن عثمان المارد ینی (م ۷۵۰ھ) انہوں نے ہدایہ کی شرح بھی تصنیف کی جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے - علامہ مارد ینی نے الکفایہ ہی کے نام سے احادیث ہدایہ کی تخریج بھی کی تھی - اس کا ذکر ہو چکا ہے -

۲ - "العنایۃ لبستان الہدایہ" - مصنفہ جلال الدین احمد بن یوسف البنانی -

۳ - "سلالۃ الہدایہ" - مصنفہ ابراہیم بن احمد الموصلی (م ۶۵۲ھ)

۴ - "الوقایہ" - تاج الشریعہ محمود المحبوبی - اس کی مزید تلخیص صدر الشریعہ نے "النقایہ" کے نام سے تحریر کی - عبدالعلی البرجندی نے شرح النقایہ تصنیف کی - اسی طرح وقایہ کی بھی کئی شروح تصنیف ہوئیں اس پر بھی "السعایہ فی کشف ما فی شرح الوقایہ"، "حواشی الجلبی علی شرح الوقایہ" اور اسی طرح کئی ایک شروح تلخیصات اور حواشی تحریر کئے گئے ہیں - اس اعتبار سے الہدایہ پر بالواسطہ ہونے والا کام غیر محدود حیثیت کا حامل ہے - جس کا شمار ایک مقالے میں اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے -

۵ - تلخیص الہدایہ - مصنفہ قاضی علاء الدین محمود بن عبد اللہ بن صاعد الحارثی المروزی (م ۶۰۶ھ)

۵ - تجرید المسائل

الہدایہ میں چونکہ تمام مسائل دلائل و براہین کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں اس لئے وہ خاصی ضخیم اور مبسوط

Marfat.com

ہو گئی تھی ۔ چنانچہ بعض علماء نے اس پر اس انداز سے کام کیا کہ ہدایہ کے تمام مسائل و دلائل کے بغیر جمع کر دیا جائے ۔ اس طرح ہدایہ مندرج فقہی مسائل کی فہرست اور مجموعہ بھی تیار ہو گیا ۔ کئی تصانیف میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں :

۱ ۔ "اصحاب البدایہ والنہایہ فی تجرید مسائل الہدایہ" ۔ مصنفہ کمال الدین محمد بن احمد ۔ طاشکبری زادہ الرومی الحنفی (م ۱۰۸۰ھ)

۲ ۔ "الرعایہ فی تجرید مسائل الہدایہ" ۔ مصنفہ ابو الطیح محمد بن عثمان ابن الاقرب (م ۷۷۴ھ)

۶ ۔ جواب الجروح

الہدایہ کے فقہی مسائل اور دلائل پر بعض شافعی علماء اور ہدایہ کے شارحین نے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق چند اعتراضات وارد کئے تھے ۔ چنانچہ کچھ علماء نے اس جرح و تنقید کو جمع کر کے الہدایہ کے حوالے سے مدلل علمی جوابات مرتب کئے ہیں ۔ ان میں سے نمایاں کتاب "ترغیب اللبیب" ہے ۔ جس کے مصنف علامہ عبدالرحمن ابن کمال ہیں ۔

ابن کمال نے ہدایہ کی تمام شروح و حواشی کو جمع کر کے ان میں سے صرف ان جروح ، اعتراضات اور اشکالات کو منتخب کر لیا جو صاحب ہدایہ کی تحقیقات پر وارد کئے گئے تھے ۔ اور ان کا مدلل جواب تحریر کیا ۔ یہ کتاب ابن کمال نے حرم مکہ میں تصنیف کی اور خلافت عثمانیہ کے سلطان سلیم الثانی کو ہدیۂ پیش کی ۔ کیونکہ خلافت عثمانیہ کے سینکڑوں سال پر محیط دور حکومت میں بھی سرکاری طور پر حنفی فقہ نافذ تھی

Marfat.com

اور الہدایہ کو فقہ حنفی کی تاریخ میں ہمیشہ بے مثال مقام حاصل رہا ہے۔

۷۔ تعلیقات

الہدایہ پر شروح، حواشی اور تلخیص و اختصار کے علاوہ متعدد علماء نے تعلیقات بھی تحریر کی ہیں جن کا اجمالی تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے۔

۱۔ "تعلیقات" از سعد اللہ بن عیسٰی المفتی (م ۹۴۵ھ) ان کو ان کے شاگرد علامہ عبدالرحمٰن نے جمع کیا ہے۔

۲۔ "تعلیقات" از سراج الدین عمر بن علی الکتانی المعروف بقاری الہدایہ (م ۷۷۳ھ/۸۲۹ھ)

۳۔ "تعلیقات" از ابوالسعود ابن محمد العمادی (م ۹۸۲ھ) یہ صرف کتاب البیع پر لکھی گئی ہیں۔

۴۔ "تعلیقات" از محمد بن علی المعروف ببرکلی (م ۹۸۱ھ)

۵۔ "تعلیقات" از بابا زادہ محمد القرمانی (م ۹۹۴ھ)

۶۔ "تعلیقات"۔ از عبدالحلیم بن محمد (المعروف باخی زادہ) م ۱۰۱۳ھ)

۷۔ "تعلیقات" از زکریا بن بیرام المفتی (م ۱۰۰۱ھ)

۸۔ "تعلیقات" از المولی عطاء اللہ۔

۹۔ "تعلیقات" از علی بن قاسم الرزبیتونی۔

۱۰۔ "تعلیقات" از المولیٰ صاری کرز زادہ محمد (م ۹۹۰ھ)

۱۱۔ "تعلیقات" از یعقوب بن ادریس الرومی (م ۸۳۳ھ)

۱۲۔ "تعلیقات" از احمد بن سلیمان ابن کمال پاشاہ (م ۹۴۰ھ)

Marfat.com

۱۳ - "تعلیقات" از یوسف سنان پاشا بن خضر بیک - (۸۹۱ھ)

۱۴ - "تعلیقات" - از محی الدین محمد بن مصطفیٰ شیخ زادہ المحشی (م ۹۵۱ھ)

۱۵ - "تعلیقات" از سیف الدین احمد حفید السعد التفتازانی (م ۹۰۶ھ)

۱۶ - "تعلیقات" از علامہ سمرقندی الحمیدی - اس تصنیف کا نام سمرقندی نے "نکات احقر الوری" رکھا ہے -

۸ - شرح الاجزاء

بعض علماء نے الہدایہ کے کسی ایک آدھ جزو کی شرح بھی تصنیف کی ہے - ان میں سے بطور مثال تین کے نام درج کئے جاتے ہیں -

۱ - "ترغیب الادب" - مصنفہ احمد بن مصطفیٰ المعروف بطاش کبری زادہ (م ۹۶۲ھ) انہوں نے الہدایہ کے دیباچہ کی شرح لکھی ہے - جس پر عبدالرحمٰن بن علی الایاسی (الاماسی) نے تعلیق بھی تحریر کی - یہ شرح سوری آفندی کے حواشی کی جامع ہے -

۲ - "تہافتہ الامجاد" - مصنفہ علامہ ابوالسعود - یہ ہدایہ کی کتاب الجہاد کی شرح ہے -

۳ - "شرح کتاب الحج" - مصنفہ علامہ عبدالرحمٰن بن کمال -

۹ - تعارفی مقدمات

"الہدایہ" پر مولانا عبدالحی لکھنوی نے مقدمہ تحریر کیا ہے - جو عام طور پر درسی نسخوں کے آغاز میں موجود ہے - المرغینانی نے "الہدایہ" الاخیرین میں جن حضرات کا اجمالاً ذکر کیا ہے ان کے اسماء اور مختصر حالات مولانا عبدالحی

Marfat.com

لکھنوی نے اپنے مقدمہ میں درج کر دیئے ہیں۔

بعد ازاں اسی پر ایک تتمہ تصنیف کیا جس کا نام "مزیلۃ الداریۃ لمقدمۃ الہدایہ" رکھا گیا ہے۔

آج کے دور میں الہدایہ کی فقہی و قانونی حیثیت و اہمیت کا صحیح اندازہ تو اس کے مباحث کو بڑے انہماک سے پڑھ کر ہی لگایا جا سکتا ہے لیکن اس کے ابواب کے عنوانات سے بھی یہ حقیقت مترشح ہو جاتی ہے کہ المرغینانی آج سے نو سو سال قبل قانونی مسائل پر کس قدر گہری اور وسیع نظر رکھتے تھے اگر ہدایہ کا جدید مغربی قانون کی روشنی میں تقابلی مطالعہ کیا جائے تو اس کی اصل تو اسکی اصل قدر و منزلت اور امتیازی شان اظہر من الشمس ہو جائے گی۔ الہدایہ کی فہرست کا اجمالی خاکہ ملاحظہ ہو۔ تاکہ اسکی جامعیت اور علمی تشخص کا کچھ اندازہ ہو سکے۔

ہدایہ اولین

۱ - کتاب الطہارات باب ۵ فصل ۷
۲ - کتاب الصلوٰۃ باب ۲۲ فصل ۱۳
۳ - کتاب الزکوٰۃ باب ۷ فصل ۷
۴ - کتاب الصوم باب ۲ فصل ۲
۵ - کتاب الحج باب ۱۰ فصل ۶
۶ - کتاب النکاح باب ۵ فصل ۲
۷ - کتاب الرضاع

Marfat.com

۸ - کتاب الطلاق باب ۱۵ فصل ۱۷

۹ - کتاب العتاق باب ۶ فصل ۱

۱۰ - کتاب الایمان باب ۱۱ فصل ۲

۱۱ - کتاب الحدود باب ۴ فصل ۲

- اسی کے آخر میں ایک فصل "تعزیر" کے موضوع پر بھی موجود ہے۔

۱۲ - کتاب السرقۃ باب ۳ فصل ۲

۱۳ - کتاب السیر باب ۹ فصل ۶

اس کو جدید اصطلاح میں (INTERNATIONAL LAW) کہا جاتا ہے۔

۱۴ - کتاب اللقیط

۱۵ - کتاب اللقطہ

۱۶ - کتاب الاباق

۱۷ - کتاب المفقود

۱۸ - کتاب الشرکۃ فصل ۲

۱۹ - کتاب الوقف فصل ۱

ہدایہ آخرین

۲۰ - کتاب البیوع باب ۱۰ فصل ۵

۲۱ - کتاب الصرف

Marfat.com

۲۲- کتاب الکفالہ باب ۲ فصل ۱
اسے قانونِ ضمانت کہتے ہیں -

۲۳- کتاب الحوالہ

۲۴- کتاب ادب القاضی باب ۲ فصل ۵

۲۵- کتاب الشہادہ باب ۳ فصل ۳

۲۶- کتاب الرجوع عن الشہادات

۲۷- کتاب الوکالۃ باب ۳ فصل ۴

۲۸- کتاب الدعویٰ باب ۴ فصل ۳

۲۹- کتاب الصلح - باب ۲ فصل ۳

۳۰- کتاب الاقرار باب ۲ فصل ۲

۳۱- کتاب المضاربہ باب ۱ فصل ۵

۳۲- کتاب الودیعۃ

۳۳- کتاب العاریۃ

۳۴- کتاب الہبہ باب ۱ فصل ۲

۳۵- کتاب الاجارات باب ۸ فصل ۲

۳۶- کتاب المکاتب باب ۴ فصل ۳

۳۷- کتاب الولاء ــــ فصل ۱

۳۸- کتاب الاکراہ ــــ فصل ۱

۳۹- کتاب الحجر باب ۲ فصل ۱

Marfat.com

۴۰ - کتاب الماذون — فصل ۱
۴۱ - کتاب الغصب — فصل ۳
۴۲ - کتاب الشفعہ باب ۳ فصل ۵
۴۳ - کتاب القسمہ باب ۱ فصل ۴
۴۴ - کتاب الزراعۃ
۴۵ - کتاب المساقاۃ
۴۶ - کتاب الذبائح — فصل ۱
۴۷ - کتاب الاضحیہ
۴۸ - کتاب الکراہیہ — فصل ۶
۴۹ - کتاب احیاء الموات — فصل ۴
۵۰ - کتاب الاشر — فصل ۱
۵۱ - کتاب الصید — فصل ۱
۵۲ - کتاب الرہن باب ۳ فصل
۵۳ - کتاب الجنایات باب ۴ فصل

یہ بھی قانون فوجداری کا ہی حصہ ہے۔

۵۴ - کتاب الدیات باب ۵ فصل ۷

۵۵ - کتاب المعاقل
۵۶ - کتاب الوصایا، باب ۷ فصل ۳
۵۷ - کتاب الخنثیٰ فصل ۳

Marfat.com

اسلام کے علمی، عملی، روحانی اور انقلابی پہلوؤں پر مشتمل

جناب پروفیسر محمد طاہر القادری کی چند معرکۃ الآراء

تصانیف

(۱) سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
(۲) تسمیۃ القرآن (تفسیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
(۳) اسلامی فلسفۂ زندگی
(۴) اجزائے ایمان (حصہ اول)
(۵) اجزائے ایمان (حصہ دوم)
(۶) منافقت اور اس کی علامات
(۷) سیاسی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل
(۸) معاشی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل
(۹) عصرِ حاضر اور فلسفۂ اجتہاد
(۱۰) فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟
(۱۱) اجتہاد اور اس کا دائرہ کار
(۱۲) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور فلسفۂ خودی
(۱۳) حصولِ مقصد کی جدوجہد اور نتیجہ خیزی
(۱۴) نظامِ مصطفےٰ ایک انقلاب آفریں پیغام
(۱۵) پیغمبرانہ جدوجہد اور اس کے نتائج
(۱۶) قرآنی فلسفۂ تبلیغ
(۱۷) فطرت کا قرآنی تصور
(۱۸) قرآنی فلسفۂ عروج و زوال
(۱۹) تاریخِ فقہ میں ہدایہ و صاحب ہدایہ کا مقام
(۲۰) ایمان اور اسلام
(۲۱) اقبال اور تصورِ عشق
(۲۲) شہادتِ توحید
(۲۳) معارفِ اسم محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)
(۲۴) مناہج العرفان فی لفظ القرآن
(۲۵) پیغمبرِ انقلاب اور صحیفۂ انقلاب
(۲۶) اجزائے ایمان (مکمل) مجلد
(۲۷) عشقِ رسول (وقت کی اہم ضرورت)
(۲۸) حکمت استعاذہ (تفسیر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم)
(۲۹) فلسفہ تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
(۳۰) تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب
(۳۱) Islam In Various Perspectives
(۳۲) Quranic Concept of Human Guidance
(۳۳) Islam and Freedom of Human will
(۳۴) Islamic Concept of Human Nature
(۳۵) Quranic Basis of Constitutional Theory
(۳۶) Philosophy of Ijtihad and the Modern World
(۳۷) Islamic Concept of Crime
(۳۸) Islam-The State Religion
(۳۹) Islamic Philosophy of Punishments
(۴۰) Islamic Concept of Law
(۴۱) Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)
(۴۲) Islamic Philosophy of Human Life (U.P.)
(۴۳) Constitutional Structure of an Islamic State (U.P.)

اتفاق اسلامک اکیڈمی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور فون ۸۵۴۹۲۲ • ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ۶۲۴۶۴
• جامعہ مسجد رحمانیہ ۲۰۵ شادمان لاہور (بروز درس) • ای پومر - شاہراہ قائد اعظم بالمقابل ہائی کورٹ لاہور فون ۵۲۰۹۶
المالک فلیٹس B/6 نزد جہانگیر پارک بالمقابل ایمپرس مارکیٹ۔ کراچی صدر فون 430482

Marfat.com

اسلام کے علمی، عملی، روحانی اور انقلابی پہلوؤں پر مشتمل

جناب پروفیسر محمد طاہر القادری کی چند معرکۃ الآراء

تصانیف

1. سورۂ فاتحہ اور تعمیر شخصیت
2. تسمیۃ القرآن (تفسیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
3. اسلامی فلسفہ زندگی
4. اجزائے ایمان (حصہ اول)
5. اجزائے ایمان (حصہ دوم)
6. منافقت اور اس کی علامات
7. سیاسی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل
8. معاشی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل
9. عصرِ حاضر اور فلسفہ اجتہاد
10. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟
11. اجتہاد اور اس کا دائرہ کار
12. شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور فلسفہ خودی
13. حصولِ مقصد کی جدوجہد اور نتیجہ خیزی
14. نظامِ مصطفےٰ ایک انقلاب آفریں پیغام
15. پیغمبرانہ جدوجہد اور اس کے نتائج
16. قرآنی فلسفہ تبلیغ
17. فطرت کا قرآنی تصور
18. قرآنی فلسفہ عروج و زوال
19. تاریخِ فقہ میں ہدایہ و صاحب ہدایہ کا مقام
20. ایمان اور اسلام
21. اقبال اور تصورِ عشق
22. شہادتِ توحید
23. معارفِ اسمِ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
24. مناہج العرفان فی لفظِ القرآن
25. پیغمبرِ انقلاب اور صحیفہ انقلاب
26. اجزائے ایمان (مکمل) مجلد
27. عشقِ رسول (وقت کی اہم ضرورت)
28. حکمت استعاذہ (تفسیر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم)
29. فلسفہ تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
30. تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب
31. Islam In Various Perspectives
32. Quranic Concept of Human Guidance
33. Islam and Freedom of Human will
34. Islamic Concept of Human Nature
35. Quranic Basis of Constitutional Theory
36. Philosophy of Ijtihad and the Modern World
37. Islamic Concept of Crime
38. Islam-The State Religion
39. Islamic Philosophy of Punishments
40. Islamic Concept of Law
41. Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)
42. Islamic Philosophy of Human Life (U.P.)
43. Constitutional Structure of an Islamic State (U.P.)

اتفاق اسلامک اکیڈمی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور فون ۸۵۴۹۲۲ • ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ۶۳۴۶۴

• جامعہ مسجد رحمانیہ ۲۰۵ شادمان لاہور (بروقت درس) • ای پلومر۔ شاہراہِ قائدِ اعظم بالمقابل ہائی کورٹ لاہور فون ۵۲۰۹۶

المالک فلیٹس B/6 نزد جہانگیر پارک بالمقابل ایمپرس مارکیٹ۔ کراچی صدر فون 430482

Marfat.com